مواد مرکوز تدریس: تصور اور تعلیمی اطلاق

ڈاکٹر راحت حیات

اسسٹنٹ پروفیسر

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

امتیاز احمد، ریسرچ اسکالر

شعبۂ تعلیمی مطالعات، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ

تلخیص: زبان کی تدریس محض قواعد و ضوابط کے رٹنے کا نام نہیں بلکہ یہ تحصیلِ زبان کے ساتھ ساتھ سوچنے، سمجھنے اور اظہار کی صلاحیت فروغ دینے کا عمل ہے۔ روایتی تدریسی طریقے طویل عرصے تک زبان کو صرف قواعد، ترجمہ یا لغت کی سطح پر محدود رکھنے پر زور دیتے رہیں مگر دورِ حاضر میں ماہرینِ تعلیم نے زبان کو مؤثر انداز میں سیکھنے اور سکھانے کے لیے اسے مواد کے ساتھ جوڑنے کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں مواد مرکوز تدریس (Content-Based Instruction) اور مواد و زبان مرکوز آموزش (Content and Language Integrated Learning) نے ایک نئی بحث اور تحقیق کو جنم دیا ہے۔

مواد مرکوز تدریس کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ محض زبان سکھانے پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ زبان کو ایک وسیلۂ تعلیم کے طور پر استعمال کرتے ہوئے دیگر علوم مثلاً تاریخ، سائنس اور سماجی علوم وغیرہ تک رسائی دیتی ہے۔ اس طرح آموزگار نہ صرف زبان میں مہارت حاصل کرتے ہیں بلکہ حقیقی دنیا کے موضوعات پر بھی عبور پا لیتے ہیں۔

کلیدی الفاظ: تعلیم، حقیقت، زبان، امریکا، کناڈا، تدریس

اکیسویں صدی کو مواصلات کی صدی کہا جاتا ہے۔ آج کے تعلیمی ادارے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ محض ایک زبان پر عبور کافی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر کامیابی کے لیے کثیر لسانی مہارت ضروری ہے۔ یورپ میں مواد مرکوز تدریس کو فروغ دینے کی پالیسی دراصل اسی تناظر کی عکاسی کرتی ہے۔ اسی طرح امریکا اور کینیڈا میں مواد مرکوز تدریس کے تحت پناہ گزینوں، تارکینِ وطن اور غیر ملکی طلبہ کو ایسے پروگراموں میں شامل کیا جاتا ہے جہاں وہ بیک وقت زبان اور تعلیمی مواد سیکھ سکیں۔ اس سے نہ صرف ان کی سماجی بقا آسان ہوتی ہے بلکہ وہ جلد ہی تعلیمی دھارے میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک کے تعلیمی منظرنامے میں بھی تعلیم و تدریس کا یہ نظریہ اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ان ممالک میں ذریعۂ تعلیم بالخصوص انگریزی اور طلبہ کی مادری زبان کے درمیان تباین تعلیمی مسائل کو جنم دیتا ہے۔ ایسے میں مواد مرکوز تدریس ایک متبادل اور زیادہ مؤثر طریقۂ تعلیم ثابت ہو سکتا ہے۔

مواد مرکوز تدریس کا تعارف:

مواد مرکوز تدریس (Content-Based Instruction) زبان سیکھنے کا ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں زبان کو کسی دوسرے موضوع یا مواد کے ذریعے سکھایا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں زبان بذاتِ خود تدریس کا مرکز نہیں رہتی بلکہ وہ ایک وسیلۂ اظہار بن جاتی ہے جس کے ذریعے طلبہ تاریخ، سماجی علوم، سائنس یا دیگر مضامین کو سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مواد مرکوز تدریس کا بنیادی تصور یہ ہے کہ زبان کو الگ تھلگ اور تجریدی انداز میں سکھانے کے بجائے اسے اس مواد سے جوڑا جائے جس میں طلبہ کی دلچسپی اور رجحان موجود ہو۔ یوں زبان کے ساتھ ساتھ طلبہ کو علمی، فکری اور تنقیدی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

مواد مرکوز تدریس زبان کی تدریس میں ایک انقلابی تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ طریقہ روایتی تدریسی طریقوں مثلاً قواعد ترجمہ طریقہ یا سمعی لسانی طریقہ سے ہٹ کر زبان کو ایک عملی اور سماجی عمل کے طور پر دیکھتا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زبان سیکھنے کا بہترین طریقہ وہ ہے جس میں سیکھنے والے کو حقیقی دنیا کے مسائل، مواد اور سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔

مواد مرکوز تدریس کا ارتقا:

مواد مرکوز تدریس کا تصور بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں سامنے آیا جب زبان کی تدریس میں محض قواعد و تراکیب پر زور دینے کے بجائے زبان کو استعمال کے تناظر میں سکھانے پر زور دیا جانے لگا۔ یہ طریقہ بنیادی طور پر ان ممالک میں پروان چڑھا جہاں انگریزی کو دوسری یا غیر ملکی زبان کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ امریکا میں آنے والے مہاجرین اور کینیڈا میں دولسانی تعلیمی پالیسی نے اس طرزِ تعلیم کو فروغ دیا۔

1980 کی دہائی میں انگریزی بطور ثانوی زبان کے پروگراموں کے ساتھ مواد مرکوز تدریس کو جوڑ کر ایسے کورسز تیار کیے گئے جو طلبہ کو زبان کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور سماجی بقا کی مہارت بھی فراہم کرتے تھے۔ امریکا میں پناہ گزینوں اور تارکین وطن کے لیے ایسے پروگرام تیار کیے گئے جن میں انہیں معاشرتی بقا کے لیے ضروری زبان اور عملی معلومات فراہم کی جاتی تھیں۔ مواد مرکوز تدریس نے اس تناظر میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی کیونکہ طلبہ زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ حقیقی دنیا کے مسائل سے نمٹنے کی تیاری بھی کرتے تھے۔ کینیڈا میں فرانسیسی زبان کے فروغ کے لیے "Immersion Programs" متعارف ہوئے۔ ان پروگراموں میں طلبہ کو مخصوص مضامین فرانسیسی زبان میں پڑھائے گئے تاکہ وہ غیر ملکی زبان میں فطری انداز سے مہارت حاصل کریں۔ یہ ماڈل بعد میں مواد مرکوز تدریس کی ایک اہم بنیاد بنا۔

نظریاتی بنیادیں:

زبان کا نظریہ:

مواد مرکوز تدریس اس مفروضے پر قائم ہے کہ زبان بذاتِ خود مقصد نہیں بلکہ اظہار اور تفہیم کا وسیلہ ہے۔ اس تصور کے تحت زبان کو صرف قواعد و ذخیرۂ الفاظ کی مشق کے ذریعے نہیں سیکھا جاتا بلکہ یہ اس وقت بہتر طور پر سیکھی جاتی ہے جب وہ حقیقی مواد کی تفہیم اور اظہار کے لیے استعمال ہو۔

لغت کی اہمیت:

زبان اور مواد کے انضمام میں الفاظ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف مضامین مثلاً سائنس، تاریخ اور سماجی علوم اپنے اپنے مخصوص الفاظ اور اصطلاحات رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعے نہ صرف معلومات منتقل کی جاتی ہیں بلکہ ہر مضمون کا علمی ڈھانچہ بھی تشکیل پاتا ہے۔ لہٰذا مواد مرکوز تدریس میں مضامین سے متعلق الفاظ اور رجسٹر (register) سیکھنا لازمی ہے۔

قواعد کا کردار:

مواد مرکوز تدریس میں قواعد کو بطور وسیلۂ ترسیل دیکھا جاتا ہے۔ اس کی تدریس مواد کی ضروریات کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ روایتی ترتیب کے مطابق۔ یعنی طلبہ جب کسی سائنسی یا تاریخی مواد کا مطالعہ کرتے ہیں تو قواعد کی وہ ساختیں سامنے آتی ہیں جو اس مواد کے اظہار کے لیے ضروری ہیں۔

متن اور گفتگو کی اہمیت:

مواد مرکوز تدریس زبان کو صرف جملوں تک محدود نہیں رکھتی بلکہ متن (text) اور گفتگو (discourse) کو مرکزیت دیتی ہے۔ طلبہ کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ مختلف مضامین میں معلومات کو کس طرح متن، مضمون یا گفتگو کی صورت میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف زبان بلکہ علمی تحریر اور تقریر کے تقاضوں سے بھی واقف ہوتے ہیں۔

مہارتوں کا انضمام:

زبان کے چاروں بنیادی مہارتوں (سُننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اس تدریسی طریقہ میں ایک ہی سرگرمی میں مختلف مہارتیں یکجا ہو جاتی ہیں مثلاً طلبہ کوئی تحریری متن پڑھتے ہیں، اس پر نوٹ لیتے ہیں، پھر زبانی بحث کرتے ہیں اور آخر میں اس پر مبنی رپورٹ تیار کرتے ہیں۔

آموزش کا نظریہ:

مواد مرکوز تدریس میں آموزش کے متعلق چند بنیادی مفروضات کارفرما ہیں:

- تفہیم (Comprehension) کی شرط:

دوسری زبان سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ اس مواد کو سمجھ سکیں جو اس زبان میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے استاد مواد کو آسان، واضح اور تدریجی انداز میں پیش کرتا ہے تاکہ طلبہ معنی تک پہنچ سکیں۔

- معنی کی گفت وشنید:(Negotiation of Meaning)

سیکھنے کا عمل یک طرفہ نہیں بلکہ باہمی تعامل پر مبنی ہے۔ استاد اور طلبہ مل کر گفتگو کے ذریعے معنی کو واضح کرتے ہیں۔ اس دوران سوال و جواب، وضاحتیں اور مثالیں سیکھنے کو مؤثر بناتی ہیں۔

- اصلاحی رائے:(Corrective Feedback)

زبان سیکھنے میں طلبہ غلطیاں کرتے ہیں۔ اس طریقہ میں استاد ان غلطیوں کو صرف نشاندہی نہیں کرتا بلکہ انہیں درست شکل میں پیش کرکے یا سوالات کے ذریعے سیکھنے والوں کو خود اصلاح کی طرف راغب کرتا ہے۔

- کمک:(Scaffolding)

طلبہ کو مشکل مواد سمجھنے کے لیے استاد وقتی مدد فراہم کرتا ہے مثلاً الفاظ کی وضاحت، خاکے یا مثالیں دینا۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ سہولت کم ہوتی جاتی ہے تاکہ طلبہ خود مختاری حاصل کریں۔

- سابقہ علم:(Prior Knowledge)

طلبہ اپنے ساتھ مختلف علمی اور سماجی تجربات لے کر آتے ہیں۔ اگر استاد ان کے موجودہ علم کو نئے مواد سے جوڑ دے تو سیکھنے کا عمل زیادہ آسان اور بامعنی ہو جاتا ہے۔

لسانی و علمی انضمام کی فلسفیانہ بنیاد:

مواد مرکوز تدریس اس نظریے پر مبنی ہے کہ زبان اور معلومات ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں بلکہ باہم مربوط ہیں۔ زبان دراصل علم کی تشکیل اور اظہار کا بنیادی ذریعہ ہے۔ جب طلبہ کسی نئے مضمون کو سیکھتے ہیں تو وہ زبان کے ذریعے ہی اس علم کو سمجھتے اور بیان کرتے ہیں۔ اس لیے زبان کی تدریس کو علم کی تدریس سے الگ رکھنا غیر فطری ہے۔ تدریس کا یہ طریقہ دراصل تعلیمی لسانیات اور معاشرتی تعمیریت سے متاثر ہے۔ وائیگوٹسکی کے مطابق سیکھنے کا عمل سماجی تعامل اور زبان کے ذریعے آگے بڑھتا ہے۔ یہ طریقہ انہی اصولوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد:

مواد مرکوز تدریس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو بیک وقت زبان اور مواد میں مہارت حاصل ہو۔ اس کے تعلیمی مقاصد درج ذیل ہیں:

- طلبہ کو ایسے علمی وسائل مہیا کرنا جو انہیں مختلف مضامین میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھنے میں مدد دیں۔
- زبان کو محض ایک مضمون کے طور پر نہیں بلکہ ایک علمی ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا۔

- طلبہ کی مطالعہ، نوٹ سازی، تحقیقی اور تحریری صلاحیتوں کو فروغ دینا تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔
- بین العلومی (Interdisciplinary) مطالعہ کے ذریعے علم کو زیادہ مربوط انداز میں پیش کرنا۔

لسانی مقاصد:

مواد مرکوز تدریس کا ایک اہم ہدف یہ ہے کہ طلبہ زبان پر زیادہ قدرت حاصل کریں۔ اس ضمن میں لسانی مقاصد درج ذیل ہیں:

- زبان کی مہارتوں ایک ساتھ فروغ۔
- علمی اور تکنیکی اصطلاحات کے استعمال میں مہارت۔
- زبان کی روانی (Fluency) اور درستی (Accuracy) کے درمیان توازن قائم کرنا۔
- بین اللسانی صلاحیت اور سمجھ پیدا کرنا تاکہ طلبہ اپنی مادری زبان اور غیر ملکی زبان کے درمیان تعلق سمجھ سکیں۔

نصاب اور مواد کا انتخاب:

مواد مرکوز تدریس میں نصاب کی تشکیل اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ توجہ زیادہ تر مواد پر ہے یا زبان پر۔ اگر توجہ مواد پر ہے تو نصاب میں مضامین جیسے تاریخ، سائنس اور سماجی علوم وغیرہ کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے اور زبان سیکھنا ایک اضافی فائدہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر مقصد زبان سکھانا ہے تو نصاب میں لسانی مہارتوں اور قواعد کو ترجیح دی جاتی ہے اور مواد کو معاون یا تکمیلی حیثیت دی جاتی ہے۔ مواد مرکوز تدریس میں نصاب کے لیے مواد کے انتخاب پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور مواد کے انتخاب کے وقت یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ مواد طلبہ کی دلچسپی اور علمی ضرورت کے مطابق اور بامعنیاور حقیقی دنیا سے تعلق رکھنے والا ہو۔ نیز نصاب میں تصویری، سمعی وبصری اور جمالیاتی مواد کو شامل کیا جاتا ہے تاکہ مختلف طرزِ آموزش کے طلبہ مستفید ہو سکیں۔

استاد اور طلبہ کا کردار:

روایتی تدریسی طریقوں میں استاد مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اور طلبہ زیادہ تر غیر فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ البتہ مواد مرکوز تدریس میں تدریس کا محور طالب علم ہوتا ہے اور استاد کا کردار ایک رہنما اور تسہیل کار کا بن جاتا ہے۔ استاد محض معلومات فراہم کرنے والا نہیں رہتا بلکہ طلبہ کو سیکھنے کے عمل میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ وہ تدریسی مواد کو اس طرح ڈھالتا ہے کہ طلبہ اسے غیر ملکی زبان میں بھی سمجھ لیتے ہیں۔ اس طریقہ میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ محض سننے والے نہ ہوں بلکہ مباحثے، سوال و جواب اور گروہی سرگرمیوں میں فعال حصہ لیں۔ ان کا کردار علم حاصل کرنے والے سے بڑھ کر علم تخلیق کرنے والے کا ہوتا ہے۔ وہ اپنی آموزشی حکمتِ عملیاں (Learning Strategies) خود تیار کرتے ہیں اور مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھا کر کے زبان اور مواد دونوں میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔

مواد مرکوز تدریس کی خصوصیات:

مواد مرکوز تدریس زبان کی تدریس میں انقلابی رجحانات کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ طریقہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ زبان کو محض قواعد اور ذخیرہ الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ حقیقی مواد، مکالمے اور علمی سرگرمیوں کے ذریعے سکھایا جانا چاہیے۔ اس طریقۂ تدریس کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

(الف) زبان اور مواد کی یکساں اہمیت

زبان کو الگ تھلگ سکھانے کے بجائے جب اسے علمی مواد سے جوڑا جاتا ہے تو طلبہ زیادہ دیرپا اور بامعنی سیکھنے کے عمل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس طریقے سے زبان کی مہارتیں (بولنا، سننا، پڑھنا، لکھنا) اور علمی صلاحیتیں (تحقیق، تجزیہ، تنقید) ایک ساتھ پروان چڑھتی ہیں۔

(ب) طلبہ کی دلچسپی اور شرکت میں اضافہ

اس طریقۂ تدریس میں طلبہ زیادہ فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنی تعلیم میں شراکت دار محسوس کرتے ہیں اور علم کو محض نصابی ضرورت نہیں بلکہ ایک ذاتی تجربہ سمجھتے ہیں۔

(ج) اساتذہ کے لیے دوہری مہارت کی ضرورت

اس طریقۂ تدریس کے استعمال کے لیے اساتذہ کو زبان اور مواد دونوں پر عبور ہونا چاہیے۔ جہاں یہ اساتذہ کے تدریسی عمل کے معیار کو بلند کرتا ہے وہیں یہ تربیت اور وسائل کی زیادہ ضرورت بھی پیدا کرتا ہے۔

(د) کثیر لسانیت اور بین الثقافتی شعور

مواد مرکوز تدریس کے ذریعے طلبہ نہ صرف کئی زبانوں میں ماہر ہوتے ہیں بلکہ وہ مختلف ثقافتوں کو بھی زیادہ بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ یہ رجحان عالمی سطح پر ان کی مواصلاتی اور پیشہ ورانہ کامیابیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

اطلاقی سفارشات:

(الف) نصاب اور پالیسی سازی

تعلیمی پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ مواد مرکوز تدریس کے اصولوں کو نصاب میں شامل کریں تاکہ زبان اور مواد کا متوازی فروغ ہو سکے۔ نصاب سازی میں مختلف مضامین کے ماہرین اور زبان کے ماہرین کو ایک ساتھ شامل کیا جائے۔

(ب) اساتذہ کی تربیت

اساتذہ کے لیے دوہری مہارت (زبان + مواد) کی خصوصی تربیت کے پروگرام ترتیب دیے جائیں۔ پیشہ ورانہ ترقی کے پروگرامس میں اسکاف فولڈنگ، اصلاحی فیڈبیک اور مکالماتی تدریس کی مشق شامل کیے جائیں۔

ماحصل:

روایتی تدریسی طریقے زبان کو محض قواعد اور الفاظ تک محدود رکھنے پر زور دیتے ہیں۔ البتہ عصرِ حاضر میں یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ زبان کی آموزش کو مؤثر اور بامعنی بنانے کے لیے اسے مواد اور عملی سرگرمیوں کے ساتھ جوڑنا ناگزیر ہے۔ زبان کو سائنسی، تاریخی اور سماجی مضامین کے ساتھ ساتھ پڑھایا جانا ضروری ہے۔ زبان اور مضامین ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں بلکہ یہ باہم مربوط ہیں۔ تدریسی عمل میں تفہیم، معنی کی گفت و شنید، اصلاحی فیڈبیک اور اسکاف فولڈنگ کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے زبان کی چاروں مہارتیں (سُننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) اور علمی صلاحیتیں (تحقیق، تجزیہ، تنقید) ایک ساتھ ترقی پاتی ہیں۔ مواد مرکوز تدریس طلبہ کی دلچسپی اور فعال شمولیت میں اضافہ کرتی ہے، انہیں بین الثقافتی آگاہی کے مواقع فراہم کرتی ہے اور عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تاہم اس طریقۂ تدریس کو کامیاب بنانے کے لیے اساتذہ کی دوہری تربیت (زبان + مواد)، مستند تدریسی وسائل کی فراہمی اور پالیسی سطح پر مربوط اقدامات ناگزیر ہیں۔

کتابیات

Kaufman, D., and Crandall, J. (2005). *Content-Based Instruction in Primary and Secondary School Settings.* USA: Teachers of English to Speakers of Other Languages, Inc.

Olmedo Bula Villalobos, B, O. (2014). Content-Based Instruction: A Relevant Approach of Language Teaching. *INNOVACIONES EDUCATIVAS, Vol. 15*.

Richards, C, J., and Rodgers, S, T. (2016). *Approaches and Methods in Language Teaching (3rd. ed.)*. United Kingdom: Cambridge University Press.

Stoller, L. F. (2004). Content-Based Instruction: Perspectives on Curriculum Planning. *Annual Review of Applied Linguistics*, *Vol.* 24, pp. 261-283.

Yuko Goto Butler, G, Y. (2005). Content-Based Instruction in EFL Contexts: Considerations for Effective Implementation. *JALT Journal, Vol. 27*, No. 2, pp. 227-242.

Yumnam, R. (2021). Content-Based Instruction: An effective approach of teaching English as a Second Language. *International Journal of Advanced Research in Innovation, Management & Social Sciences Vol. 4*, Issue 1. pp. 1-7.

☆☆☆